بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لاک ڈاؤن میں نمازِ عید الاضحیٰ کی ادائیگی کا طریقہ

سوال:

محترمی ومکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں لاک ڈاؤن ہے اور حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ شہر کی صرف ایک مسجد میں عید الاضحیٰ کی نماز ادا کی جائے گی جس میں صرف ”50“ افراد شریک ہوں گے۔ اس کے علاوہ پورے شہر میں کہیں بھی نمازِ عید ادا نہیں کی جائے گی۔ ان حالات میں ہم عید کی نماز کیسے ادا کریں؟ کیا ان حالات میں گھروں میں بھی عید کی نماز ادا کی جاسکتی ہے؟ اگر ادا کی جاسکتی ہو تو اس کا طریقہ کار کیا ہے اور اس حوالے سے ہم کن کن امور کا خیال رکھیں؟ رہنمائی فرمائیں! جزاک اللہ خیر اواحسن الجزاء۔

سائل: محمد انس، آسٹریلیا

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز عید ادا کرنے کے لیے اصل حکم یہی ہے کہ کوئی عذر نہ ہو تو نماز کھلے میدان میں ہی ادا کی جائے۔ موجودہ حالات میں اگر حکومت کی جانب سے کھلے میدان اور عام مساجد میں نمازِ عید پڑھنے پر پابندی ہو تو نمازِ عید گھروں میں ادا کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ ایک بلڈنگ یا محلہ کے چند افراد ایک گھر میں جمع ہو کر عید کی نماز ادا کرسکتے ہیں۔ اگر حکومت کی جانب سے گھر کے افراد کے علاوہ باقی افراد کا اس گھر میں جمع ہونا ممنوع ہو تو باقی لوگ اس جماعت میں شرکت نہ کریں بلکہ گھر کے افراد ہی نماز ادا کرلیں۔

عام حالات میں خواتین کے لیے نماز عید کی ادائیگی کے لیے گھر سے باہر جانا مناسب نہیں ہے البتہ ان حالات میں گھر میں نمازِ عید ادا کرنے کی صورت میں خواتین بھی نماز عید کی جماعت میں شریک ہونا چاہیں تو ہوسکتی ہیں۔ مردوں میں کوئی نامحرم ہو تو مردوں اور عورتوں کی صفوں کے درمیان کپڑا لٹکا دیا جائے تاکہ پردہ قائم رہے اور اگر مرد سارے محرم ہو تو پردہ لٹکانے کی ضرورت نہیں بلکہ مردوں کی صفوں کے پیچھے خواتین کا صف بنانا ہی کافی ہے۔ بچوں کو مَردوں والی صف میں اور بچیوں کو خواتین والی صف میں کھڑا کریں۔

نوٹ:

بڑے اجتماعات پر پابندی کی صورت میں نمازِ عید کے لیے بھی بہتر اور افضل یہی ہے کہ امام کے علاوہ تین افراد ہوں۔ تاہم موجودہ لاک ڈاؤن میں اگر چار افراد جمع نہ ہو سکیں تو امام ایک فرد کے ساتھ بھی نماز عید پڑھا سکتا ہے۔

نمازِ عید کا طریقہ

پہلی رکعت میں ثناء پڑھنے کے بعد تین زائد تکبیرات اس طرح کہیں کہ ہاتھ اٹھائیں پھر چھوڑ دیں، پھر ہاتھ اٹھائیں پھر چھوڑ دیں، پھر ہاتھ اٹھائیں اور باندھ لیں۔ امام صاحب اعوذ باللہ ، بسم اللہ، فاتحہ اور اس کے بعد والی سورت پڑھے گا۔ مقتدی خاموش رہیں۔ اس کے بعد رکوع، قومہ، دو سجدے کر کے قیام کریں۔ دوسری رکعت میں امام صاحب بسم اللہ، فاتحہ اور اس کے بعد والی سورت پڑھے گا۔ مقتدی خاموش رہیں گے۔ قرأت کے بعد تین زائد تکبیریں اس طرح کہیں کہ ہاتھ اٹھائیں پھر چھوڑ دیں، پھر ہاتھ اٹھائیں پھر چھوڑ دیں، پھر ہاتھ اٹھائیں پھر چھوڑ دیں اور پھر رکوع کی تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جائیں۔ پھر قومہ، دو سجدے کر کے تشہد بیٹھیں اور آخر میں سلام پھر دیں گے۔

نمازِ عید میں اذان اور اقامت نہیں ہوتی۔ دو رکعت نماز پہلے ادا کی جاتی ہے اور خطبہ بعد میں دیا جاتا ہے۔ اس لیے مذکورہ طریقہ کے مطابق دو رکعت نماز عید ادا کر لی جائے اور اس کے بعد عید کا خطبہ پڑھا جائے۔ خطبہ کے بعد ملک وملت کی ترقی اور اس کورونا وباء کے خاتمہ کے لیے دعاؤں کا اہتمام کیا جائے۔

عید الاضحیٰ کا پہلا خطبہ

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَ مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْأَنْعَامِ، وَعَلَّمَ التَّوْحِيْدَ وَأَمَرَ بِالْإِسْلَامِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

وَنَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ الَّذِىْ هَدَانَا إِلٰى دَارِ السَّلَامِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

أَمَّا بَعْدُ! فَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: "مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِّنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ." اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾

بَارَكَ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ. أَسْتَغْفِرُ اللهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

عید الاضحیٰ کا دوسرا خطبہ

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا۔ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ۔ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَرْحَمُ أُمَّتِيْ بِأُمَّتِيْ أَبُوْبَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِيْ أَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَأَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ، وَفَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَحَمْزَةُ أَسَدُ اللّٰهِ وَأَسَدُ رَسُوْلِهٖ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ" اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ، وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى أَعْلٰى وَأَوْلٰى وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَتَمُّ وَأَهَمُّ وَأَعْظَمُ وَأَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ.

چند اہم مسائل

[1]: عید کی نماز کے بعد مصافحہ و معانقہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر محض عید کی خوشی اور مسرت کی وجہ سے آپس میں معانقہ و مصافحہ کیا جائے اور اس کو عید کی سنت نہ سمجھا جائے بلکہ محض محبت اور تعلق کا اظہار مقصود ہو تو درست ہے۔ ایسی صورت میں مصافحہ و معانقہ مباح اور جائز ہو گا۔ البتہ مصافحہ و معانقہ کو کسی دن مثلاً جمعہ یا عیدین کے ساتھ خاص کرنا اور اسے بطور خاص اس دن کی سنت سمجھ کر کرنا صحیح نہیں۔

[2]: عید کے اس موقع پر ایک دوسرے کو عید کی مبارک باد دینا مستحب عمل ہے۔ عید کی مبارک باد دیتے ہوئے ایک دوسرے کو ”تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكَ“ (اللہ تمہارے اور ہمارے نیک اعمال قبول فرمائے) کے الفاظ کہنے چاہییں اور انہی الفاظ کی عادت ڈالنی چاہیے کیونکہ یہ الفاظ حدیث مبارک سے ثابت ہیں۔

[3]: جہاں عید کی نماز ہوتی ہو وہاں قربانی کا وقت نمازِ عید کے بعد شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ شہر یا قصبے میں ایک جگہ بھی نمازِ عید ہو جائے تو قربانی کی جاسکتی ہے خواہ قربانی کرنے والے نے خود نمازِ عید نہ پڑھی ہو۔ اگر کسی جگہ پر حکومتی پابندی کی وجہ بڑے اجتماعات نہ ہوئے ہوں اور مساجد میں بھی نمازِ عید نہ ہو رہی ہو تو مذکورہ طریقے کے مطابق نمازِ عید پڑھ کر قربانی کرلی جائے۔ نمازِ عید کا وقت سورج نکلنے کے تقریباً پندرہ منٹ بعد شروع ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ جہاں عید کی نماز ہوتی ہو وہاں نمازِ عید سے پہلے قربانی کرنا دُرست نہیں۔ اگر کسی نے نمازِ عید سے پہلے جانور ذبح کرلیا تو یہ گوشت کا جانور رہا، قربانی نہیں ہو گی۔

[4]: اگر کوئی ایسی بستی ہے جہاں جمعہ و عیدین کی نماز نہیں ہوتی تو وہاں پر 10 ذوالحجہ کی صبح صادق کے بعد قربانی کی جاسکتی ہے اگرچہ شہر میں ابھی عید کی نماز ادا نہ ہوئی ہو۔ البتہ بہتر یہی ہے کہ دیہات اور بستی میں سورج نکلنے کے بعد قربانی کی جائے۔

[5]: قربانی کا وقت دسویں تاریخ سے لے کر بارھویں تاریخ کی شام تک ہے۔ بارھویں تاریخ کا سورج غروب ہو جانے کے بعد قربانی درست نہیں۔ دس اور گیارہ کی درمیانی رات، اسی طرح گیارہ اور بارہ کی درمیانی رات میں بھی قربانی کی جاسکتی ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

17 جولائی 2021ء